رسالہ عروض

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

ممالک مغربی و شمالی

و بمنظوری صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر

ممالک مغربی و شمالی

واسطے استعمال مدارس دیسی کے

مولوی محمد احسن
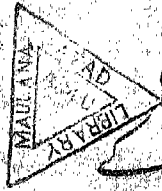
مدرس اول بریلی کالج نے تالیف کیا

الہ آباد

گورنمنٹ پریس مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۶۷ عیسوی

طبع دوم ۱۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۴ر

2nd Edition 1000 Copies
Price per copy 4 Annas.

فہرست مضامین رسالۂ عروض

هو المستعان

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ یہہ رسالہ عروض و قوافی مین بموجب ارشاد
ہدایت بنیاد و عدالت اہل علم صاحب الانشاء جناب مستطاب ایم کیمپسن صاحب بہادر
ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کے احقر العباد
محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے ۱۸۶۲ء مطابق سنہ ۱۲۷۸ھ
مین تالیف کیا اسمین قواعد ضروری عروض اور قافیہ کے اور مشہور و مروج بحرون کے
نام اور نہایت مشہور زحافات لکھے جاتے ہین جو بحرین کہ غیر مشہور ہین یا زحافات
مرکب خواہ غیر مشہور ہین یا بحرون مروجہ حال مین نہین آتے انکا ذکر اسمین نہین لکھا
اور عبارت کا آسان ہونا اور اسمین سے مطلب کا بخوبی سمجھہ مین آنا تمام رسالہ مین ملحوظ
رکھا ہی اس رسالہ مین دو باب ہین باب اول مین عروض کا بیان ہی اور دوسرے مین قوافی کا ذکر ہی
پہلے بیان مقصود سے چند اصطلاحات جو اس فن مین بکار آمد ہین لکھی جاتی ہین ؛

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اُتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونون کلمون کی مختلف ہین +

بحر چند کلمات موزون کا نام ہی جن پر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین +

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل وامثال بولتے ہین +

اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین +

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنیکو کہتے ہین اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہونا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اوسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی +

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھ زائد ہو جاوے تو اِس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اوس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو بھی جسمین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین +

سالم وہ بحر یا رکن جسمین تغیر نہوا ہو

صدر رکن اوّل مصرعہ اول کا نام ہی اور اوسکے آخر رکن کو عروض کہتے ہین +
ابتدا رکن اوّل مصرعہ دوم کا نام ہی اور اوسکے آخر رکن کو ضرب کہتے ہین +
حشو وہ رکن جو صدر اور عروض یا ابتدا اور ضرب کے درمیان مین واقع ہون +

باب اوّل عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہی جسمین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اوس مین ذکر بحرون کا اور اونکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہی ۔ واضح ہو کہ اصول جن سے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین **سبب** اور **وتد** لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد +

پھر سبب کی دو قسمین ہین اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اوّل حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سَر دوم سبب ثقیل جسکے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من +

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اوّل مجموع جسکے تین حرفون مین سے اوّل کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم ۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے میان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور اردو فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم کرنا چاہیے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفتگانہ کہتے ہین وہ

رکن پنج حرفی ہین یعنی فعولن اور فاعلن — اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلن مستفعلن متفاعلن فاعلاتن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہی — اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہی اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی — اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف سے کے درمیان مین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین تنبیہ سوا ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہی یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا +

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اون پر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج یہہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونیسے پیدا ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونیسے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھہ سے زیادہ نہین ہوتے چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھہ والی کو

مثمن یعنی ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے
ان بحرونکی ترکیب بخوبی سمجھہ مین آنیکے لئے دو نقشے ذیل مین لکھدیے جاتے ہین

نقشہ اون بحرونکا جو ایک رکن کے مکرر ہونیسے بنتی ہین

بحر	مثمن کے مصرعہ کے اجزا	مسدس مصرعہ کے اجزا
رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	اسکے اجزا مسدس کم شعر کہتے ہین
رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	یہ بحر خاص عربی کی ہی مگر متاخرین فقط اسکے اجزاے مثمن پر شعر کہتے ہین
متدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	یہہ بحر مثمن ہی مستعمل ہی
متقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن	ایضاً
ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نقشہ اون بحرون کا جو دو رکنون سے مرکب ہین

بحر	مثمن کے مصرعہ کے اجزا	مسدس کے مصرعہ کے اجزا
خفیف	یہہ بحر مسدس ہی مستعمل ہی	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
سریع	ایضاً	مستفعلن مستفعلن مفعولات
مجتث	مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	ان تینون بحرونکے مسدس پر شعراے عجم شعر نہین کہتے
مضارع	مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن	
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات	

اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہہ ارکان اگر اشعار مین انھین صورتون اصلی پر ہین تو اونکو سالم کہینگے اور ایسے بہت کم شعر ہوتے ہین جنکے سب ارکان سالم رہین بلکہ ارکان مزاحف یعنی متغیر پر شعر اکثر ہوتے ہین اور جسین قسم کا زحاف کسی رکن مین ہوتا ہی ویسا ہی اوسکا نام بھی ہوتا ہی چنانچہ بالتفصیل آگے مذکور ہوگا بلکہ جسقدر زحاف کے رکن کسی بحر مین ہوتے ہین اوس بحر کا نام بھی وہی ہوتا ہی جو اوس رکن کا ہوتا ہی لیکن یہہ ارکان بعد تغیر کے اور صورتون مین بھی بدل جاتے ہین یعنی علاوہ اون سالمون

صورتون کے چودہ لفظ آوستین کبھی ارکان متغیر ہوکر اونکی صورت پیدا کرتے
ہین وے الفاظ یہہ ہین فَعْلُنْ فَعِلُنْ فَعَلْ فَعُولْ بضم لام وسکون آن
فاعلیان مفعولن مفاعلن مفعول بضم لام وسکون آن مفاعیل ضم اور سکون
لام سے فعلاتن فاعلات ضم اور سکون ت سے مفتعلن فاع فع بیان زحافات
مین معلوم ہوجاویگا کہ ارکان اصلی سے یہہ صورتین کس طرح پیدا ہوتی ہین

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس
لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحاف خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض
اسطرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اونکو لکھنا
فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اون مین سے بعض تو
ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے
ہین — جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ
گنتی مین چار ہین اول ثلم بفتح ثاء مثلثہ وسکون لام اوس زحاف کا نام ہے کہ رکن فعولن سے
ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن ہوگا اوسکی جگہہ اوسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے اور
اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم وتشدید باء موحدہ
وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین صرف مفا رہ جاوے اوسکی

جگہہ اوسکا ہم وزن فَعَل بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے
ہین سوم خَرْم بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونیکو کہتے
ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہی اوسکی جگہہ مفعولن اوسکا ہم وزن مستعمل ہی اور رکن کا
نام اس صورت مین اَخْرَم ہوتا ہی چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات
کی ت دور کرنیکا نام ہی مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن
مکشوف بولا جاویگا ❊

اور جو زحاف کہ کئی رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اوّل اذاله بکسر الف
وذال معجمہ یہہ ہی کہ جس رکن کے آخرین وتد مجموع ہو اوسمین ماقبل آخر الف زیادہ
کرین جیسے مستفعلن سے مثلاً مستفعلان ہوجاوے ایسے جزکو مذال کہتے ہین
دوم تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اوسمین الف
زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اوسکی
جگہہ اوسکا ہم وزن فاعلیان مستعمل ہی اور رکن کا نام مُسبّغ ہی تنبیہ یہہ دونو
زحاف ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنی عروض اور
ضرب مین واقع ہوتے ہون صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے تیسرا حذذ
بفتح حاے حطی و ہر دو ذال معجمہ اوس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد
مجموع گرجاوے مثلاً فاعلن سے فا رہ جاوے تو اوسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو
احذ بولینگے چوتھا حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنیکو کہتے ہین جیسے

فعولن سے مثلا ن گرایا جاوے تو فعو رہیگا اوسکی جگہہ فعل مستعمل ہی اور رکن کا نام محذوف ہی **پانچوان** خبن بفتح خاے معجمہ و سکون باے موحدہ جس رکن مین کہ اوّل سبب خفیف ہو اوسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونیکو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہہ رکن اس صورت مین مخبون کہلاویگا

چھٹا طی بفتح طاے مہملہ و یاے مشدد اوسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اونمین سے چوتھا ساکن حرف دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہم وزن مفتعلن بولینگے اور رکن کو مطوی کہینگے +

ساتوان قصر یعنی جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اوس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اوسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گراکر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا +

آٹھوان قطع یعنی جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گراکر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گراکر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہوجاویگا اوسکی جگہہ فعلن کہینگے اور رکن مقطوع کہلاویگا +

نوان قبض جس رکن مین کہ پانچوان حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اوسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اس صورت مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرادین تو فعول بضم لام رہیگا +

دسوان کف بفتح کاف وفاے مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف کہلاویگا +

گیارہوان وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے +

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اوسکا نام دو نامون سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن ہو اور دوسرے مین قطع تو وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی او علی ہذا القیاس اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اوسکا نام بھی مرکب ہوتا ہی لیکن بحروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا نام رکھہ لیا ہی اس جہت سے اونکو بھی لکھدیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین اوّل خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہی مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہی اوسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو اخرب کہتے ہین دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاے فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہی مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے

دور ہو جاوے تو فاعلن ہیگا اور رکن کو اشتر کہین گے سوم شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہی مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین و ضم تا ہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کسف بفتح کاف تازی و سکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت تَ کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ تَ باعث کف دور کیجاوے تو مفعولا ہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہینگے اور رکن کا نام مکسوف ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف و قصر کا نام ہی مثلاً مفاعیلن مین سے اوّل بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اوسکی جگہہ فعول بسکون لام بولینگے اور رکن کو اہتم کہینگے ❊

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہی اسلیئے اوسکا طریق لکھنا ضرور ہی پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اوسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہو جاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت ہین یا ایک جزو ایک کلمہ کا دوسرے کل یا جزو کے ساتھہ ملکر رکن کے ہم وزن ہو یا ایک جزو ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہو جاوے پس اسی ہموزن کرنیکے لیئے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہین ❊

قاعدہ اوّل وزن کرنے مین سکون و حرکات کی شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہیئے

خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا
وزن فعلن ہی یعنی جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین اسیطرح اون الفاظ
مین بھی ہین یہہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہی تو وہان بھی ہونا چاہیئے یا یہان اول
حرف کو فتحہ ہی تو وہان بھی ہووے +

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہی یعنی جو زبان سے
نکلتے اور جو حروف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نہ جاوین وہ تقطیع مین
شمار نہونگے ایسے حروف یہہ ہین +

اوّل الف لفظ اَس اوس آز اب وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین اوسکے
ماقبل کا حرف س یا ز یا ب سے ملتا ہو معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین
شمار نہوگا مثلاً ع اب اس داستان کو سنا چاہیئے + اس مصرعہ مین الف لفظ اس کا
ملفوظ نہین دوم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین
وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اس طرح کا نون بھی تقطیع سے
ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجھینگے اور اگر عروض ضرب مین واقع ہوگا تو بجاے
ایک حرف ساکن متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو
تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا تیسرے واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی
تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھینگے چوتھے ہاے
مختفی جو صرف اظہار حرکت کے لیئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی

تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض و ضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی **پانچوین** واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اوسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس مصرعہ مین ع جان و دل سے عزیز ہی مجکو * ایسی واو بھی تقطیع مین نہین داخل ہی لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب کمال * یا مثل واو ابتداے کلمہ کی فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع ہی قدر کسیکی تو وطن مین ہی دگر نہ * تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی **چھٹا** حرف مخلوط یعنی جو دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر بولا جاوے جیسے کیا کی ی اور گھر کی ہ مثلاً وہ بھی تقطیع مین شمار نہوگا اور کیا کو بجاے کا اور گھر کو بجاے گر خیال کیا جاویگا **ساتوین** الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین غرض سوا ان ساتون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا *

قاعدہ سوم اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جا آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع خیر تو ہی آپ کہان جلتے ہین * اول رکن کی تقطیع اگر کرین تو خیر تو ہی کو مفتعلن کہین گے یعنی ر خیر کی جو دوسرا ساکن ہی بجاے ت متحرک مفتعلن کے ہوویگی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوین تو دونون بحال رہین گے *

قاعدہ چہارم اگر حروف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن
بحال رہیگا اور دوسرا متحرک ہوجاویگا اور باقی حذف ہوجاویگا جیسے ع راست
کہتا ہون اسکو ہیچ جانو ۔ تقطیع اوسکی یہہ ہوگی ۔ راس کہتا فاعلاتن ہیں
ہین لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع
ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہینگے اور تیسرا دور ہوجاویگا غرضکہ تین ساکن اوزان
شعر مین کہین جمع نہین ہوتے ۔
قاعدہ پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اونکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے
ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً
آمد کو تقطیع مین آمد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز
پڑھا جاتا ہی اوسکی جگہہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے اس طرح کی ی کو یاے
باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو تو اوسکو بھی دو حرفون کی جگہہ
جاننا چاہیئے مثلاً فرخ کو بجاے فررخ سمجھینگے ۔
قاعدہ ششم حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کر آتے ہین
جیسے کو تھا سے وغیرہ مین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اونکا تلفظ بہت مختصر
ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اونکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہی اور یہہ
حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع مجکو تھا اس شخص سے بس اتحاد ۔
اس مصرعہ مین کو اور تھا اور سے کے حروف علت کا تلفظ

مختصر ہی اس لیئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات داخل کافی ہین+
قاعدہ ہفتم بعض جا رکن بحر مین سکون ہوتا ہی اور شعر مین اوس جگہہ متحرک ہوتا ہی
تو اوسکو بضرورت تقطیع مین ساکن کر لیتے ہین جیسے ع تم نے بات مری ہائی
اس مصرعہ کا وزن فعلن فعلن چار بار ہی مگر دوسرے فعلن کی جگہہ لفظ بات
پڑتا ہی پس اسکو بجاے باتن خیال کرینگے بروزن فعلن +
تنبیہ متقدمین اہل عروض جو حروف کہ داخل تقطیع نہین ہوتے اونکو تقطیع کرنے
مین لکھتے بھی نہین تھے لیکن اسطرح سے الفاظ کی صورت اور کی اور ہوجاتی
ہی اور مبتدی کو دشواری ہوتی ہی لہذا ہم اس رسالہ مین تقطیع کرنے مین ایسے
حروف کو کتابت مین داخل رکھین گے مگر طالب علم کو چاہیئے کہ مثالین ان
قاعدون کی تقطیع اشعار آیندہ مین خود جستجو کر کے نکال لے اور ہر ایک قاعدہ
سے مطابق کر لے +

بیان بحرون کا

اب کچھہ بیان ہر ایک بحر کا جدا جدا کیا جاتا ہی اور مثالین مشہور وزنون کی مندرج ہوتی
ہین اور نیز طرز تقطیع کی تعلیم کے لیئے اکثر شعرون کی تقطیع بھی لکھی جاتی ہی +

بحر رجز کا بیان

بحر رجز مثمن سالم ـ وزن اصلی اسکا مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہی دو بار جیسا
یہہ شعر ظفر کا ع طرز آنکھہ کی نرگس مین ہی خم زلف کا سنبل مین ہی + تقطیع ہی

قدکا سرو مین رخ کی شباہت گل مین ہی + اوسکی تقطیع یہہ ہی — طرز آنکھہ کی
مستفعلن نرگس مین ہی مستفعلن خم زلف کا مستفعلن سنبل مین ہی مستفعلن نقشہ
سیہ مستفعلن کا سرو مین مستفعلن رخ کی شبا مستفعلن ہت گل مین ہی مستفعلن او
مولف کا ہے کہتی ہی گل سے یون صبا کیون خندہ بیجا کیا + اوسکی عروض
چاک ہی تیری بقا کا پیرہن تقطیع یہہ ہی +
کہتی ہی گل مستفعلن سے یون صبا مستفعلن کیون خندہ مستفعلن بیجا کیا مستفعلن
اوسکی عروض مستفعلن ہین چاک ہی مستفعلن تیری بقا مستفعلن کا پیرہن مستفعلن زحا
فین سے اس بحر مین اکثر اذالہ اور طی اور خبن واقع ہوتے ہین اذالہ کے سبب
عروض و ضرب مستفعلان ہوجاتے ہین اور طی کے سبب ف گرجاتی ہی تو مستفعلن
رہتا ہی اوسکا ہم وزن مفتعلن کہتے ہین اور خبن کی جہت سے س دور ہوجاتا
تو متفعلن رہتا ہی اوسکی جگہہ مفاعلن بولتے ہین +
رجز مثمن مذال — شعر مولف کا ہے ہر چند ظاہر تھین تری سب خلق مین بیباکیان
لیکن نہ تھین مجھہ سے کبھی اسطور کی چالاکیان + اسمین سب ارکان سالم ہین
عروض و ضرب مذال ہین اور تقطیع یہہ ہی +
ہرچند ظا مستفعلن ہر تھین تری مستفعلن سب خلق مین مستفعلن بیباکیان مستفعلان
لیکن نہ تھی مستفعلن مجھہ سے کبھی مستفعلن اسطور کی مستفعلن چالاکیان مستفعلان
رجز مثمن مطوی مخبون جسمین ایک رکن مطوی ہو اور دوسرا مخبون ترتیب اس

وزن پر مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبار جیسے یہہ شعر نیاز کا ہے مجھہ سے مریض کو طبیب
ہاتھہ تو اپنا مت لگا + اِسکو خدا پہ چھوڑدے پھر خدا جو ہو سو ہو + اِسکی تقطیع یہہ ہی +

مجھسے مری مفتعلن ض کو طبیب مفاعلن ہاتھہ تو اپ مفتعلن نا مت لگا مفاعلن
اسکو خدا مفتعلن پہ چھوڑ دے مفاعلن پھر خدا مفتعلن جو ہو سو ہو مفاعلن اور یہہ
شعر حافظ شیراز کا بھی اسی وزن پر ہی ہے مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو
بادۂ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو + اِسکی تقطیع یہہ ہی +

مطرب خوش مفتعلن نوا بگو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن زہ نو بنو مفاعلن بادۂ دل مفتعلن
کشا بجو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن زہ نو بنو مفاعلن مسدس اس بحر کا متروک ہی +

بحر رمل کا بیان

اس بحر کے ارکان سالم پر شعر بہت کم پائے جاتے ہین اور زحافات مین سے
جو اس بحر مین اکثر آتے ہین تسبیغ اور خبن اور قصر اور حذف اور شکل ہین تسبیغ کی جہت
سے فاعلاتن فاعلیان ہو جاتا ہی اور خبن کی جہت سے فعلاتن اور قصر کی
جہت سے فاعلات بسکون تا اور حذف کی جہت سے فاعلن اور شکل یعنی
اجتماع خبن اور کف سے فَعِلاتُ بضم تا ہوتا ہی +

رمل مثمن مسبغ۔ شعر مؤلف کا ہے ہی برا تو ہی اگر تکتا ہی تو سب کی خطائین
تو ہی اچھا ہی تری نظرون مین گر سب خوب آئین + وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان اور تقطیع یہہ ہی +

ہی برا تو فاعلاتن ہی اگر تک فاعلاتن تا ہی تو سب فاعلاتن کی خطا ہین فاعلیان

تو ہی اچھا فاعلاتن ہی تری ہی تقا فاعلاتن رو نہین گر سب فاعلاتن خوب آ ہین فاعلان

رمل مثمن مقصور ــ شعر سودا کا ــ بلبلون کو دون ہون دیوان فغانی کا ہین درس

ورنہ گلشن مین ہی میرے کون سی جانے کی طرح + اس شعر مین سب ارکان

سالم ہین مگر عروض و ضرب مقصور مین وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات ــ اور تقطیع یہہ ہی +

بلبلون کو فاعلاتن دون ہون دیوا فاعلاتن ن فغانی فاعلاتن کا ہین درس

فاعلات ورنہ گلشن فاعلاتن مین ہی میری فاعلاتن کونسی جا فاعلاتن سے کی طرح

فاعلات +

رمل مثمن محذوف ــ شعر ذوق کا ــ سر بوقتِ ذبح اپنا اوسکے زیر پاے ہی

یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہی + اسکا وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلن ہی اور تقطیع یہہ ہی +

سر بوقتِ فاعلاتن ذبح اپنا فاعلاتن اوسکے زیر فاعلاتن پاے ہی فاعلن یہہ نصیب

آل فاعلاتن لاہ اکبر فاعلاتن لوٹنے کی فاعلاتن جاے ہی فاعلن +

رمل مثمن مشکول ــ جسمین ایک رکن مشکول اور ایک سالم ہو بترتیب بروزن فعلاتُ

فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن دو بار جیسے یہہ شعر نیاز کا ــ مجھے بیخودی یہہ تو نے

بھلی چاشنی چکھائی + کسی آرزو کی جی مین نہین اب ہی سمائی + اسکی تقطیع یہہ ہی

نت مجھے بیجو فعلاتُ دی یہہ توسنے فاعلاتن کبھلی چاتس فعلاتُ نی جگھائی فاعلاتن

کسی آ رفعلات زو کی دل مین فاعلاتن نہین اب رفعلات ہی سمائی فاعلاتن +

رمل مثمن مخبون محذوف — شعر شہیدی کا ۵ اوسکے الطاف تھے ہین عام شہیدی سب پر

تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا + اسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون ہی اور عروض

وضرب مخبون محذوف ہین — وزن یہہ ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن دوبار اور تقطیع یہہ ہی

اوسکے الطا فاعلاتن ف تو ہین عا فعلاتن م شہیدی فعلاتن سب پر فعلن

تجھسے کیا ضد فاعلاتن تھی اگر تو فعلاتن کسی قابل فعلاتن ہوتا فعلن

رمل مثمن مخبون مقصور — شعر ظفر کا ۵ اے ظفر یہہ ترے اشعار ہین یا نالۂ زار

کیا بلا ہین کہ جو یون دل مین اثر کرتے ہین + اسکا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلات ہی دوبار اور تقطیع یہہ ہی +

اے ظفر یہہ فاعلاتن ترے اشعا فعلاتن رہین یا نا فعلاتن لۂ زار فعلات کیا بلا

ہین فاعلاتن کہ جو یون دل فعلاتن مین اثر کر فعلاتن تے ہین فعلات عروض

وضرب مخبون مقصور ہین اور صدر و ابتدا سالم اور حشو مخبون +

اور اگر ارکان بحر کے چھہ ہون تب بھی سالم پر شعر نہین کہتے ہین +

رمل مسدس مقصور محذوف — شعر غالب کا ۵ پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال

پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا + اسمین عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور باقی اسکا

سالم ہین وزن اول مصرعہ کا یہہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ۔ اور دوسرے
مصرعہ کا فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اور تقطیع یہہ ہے ✣

پھونکا اپنا فاعلاتن حسرت آ ساز ی فاعلاتن کا خیال فاعلات پھر مہ و خور فاعلاتن
سے شمع کا دل فاعلاتن تر گھلا فاعلن ✣

رمل مثمن مخبون مقصور ۔ شعر غالب کا ۔ تیری فرصت کے مقابل ای عمر
برق کو پابحنا بندھتے ہین ✣ اس شعر مین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون
اور عروض و ضرب مخبون مقصور ہین وزن یہہ ہے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات اور تقطیع
تیری فرصت فاعلاتن کے مقابل فعلاتن ای عمر فعلاتن برق کو پا فاعلاتن
بحنا با فعلاتن ندھتے ہین فعلات آخر رکن مین ق ساقط ہو گئی اور ن متحرک
بموجب قاعدہ چہارم تقطیع کے ✣

بحر کامل کا بیان

یہہ بحر عربی زبان کے لئے خاص تھی مگر اوسکے ارکان سالم اور زحاف پر ایں
شعرا سے عجم بھی شعر کہتے ہین اور مثمن ہی مروج ہے وزن اوسکا متفاعلن متفاعلن
متفاعلن متفاعلن یہی دوبارہ ✣

بحر کامل مثمن سالم ۔ شعر جرأت کا ۔ جو چمن مین گذرے نوا ہی صبا تو یہہ کہیو
بلبل زار سے ✣ کہ خزان کا دن بھی ہی سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے ۔ سب ارکان
سالم ہین اور تقطیع اوسکی یہہ ہے ✣

جو چمن مین گذ متفاعلن رے تو اے صبا متفاعلن تو یہہ کہیو گل متفاعلن سے
متفاعلن کہ خزان کا دن متفاعلن بھی ہی سامنے متفاعلن نہ لگانا دل متفاعلن
کو بہار سے متفاعلن اور یہہ شعر نیاز کا ہے ۵ تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو
نقاب منہ سے اوٹھا دیا + وہین محو حیرت بیخودی مجھے آئینہ سا بنا دیا + تقطیع یہہ ہے
تو نے اپنا جل متفاعلن وہ دکھانیکو متفاعلن جو نقاب منہ متفاعلن سے اوٹھا دیا
متفاعلن وہین محو حی متفاعلن رت بیخودی متفاعلن مجھے آئینہ متفاعلن سا بنا
دیا متفاعلن +

بحر کامل مثمن مذال جسمین صرف عروض و ضرب مذال ہین بروزن متفاعلان اور
باقی ارکان سالم جیسے اس شعر مین ۵ نہ تو تاب دل مین جفا کی ہی نہ وفا کی طرز
ہی یار مین + یہی بس ٹھنی ہی نکل چلین کسی اور ملک دیار مین + تقطیع یہہ ہے +
نہ تو تاب دل متفاعلن مین جفا کی ہی متفاعلن نہ وفا کی طر متفاعلن ز ہی یار مین
متفاعلان یہی بس ٹھنی متفاعلن ہی نکل چلین متفاعلن کسی اور مل متفاعلن
ک دیار مین متفاعلان +

بحر متدارک کا بیان

یہہ بحر بھی مثمن ہی مستعمل ہی وزن اصلی اسکا فاعلن ہی آٹھہ بار لیکن اردو والے اکثر آٹھہ رکنون کو ایک مصرعہ قرار دیتے ہین جیسا کہ آگے آتا ہی اور ارکان سالم شعر کم پائے جاتے ہین زحافات خبن اور قطع اور حذف کے ساتھہ مستعمل ہی خبن سے

سبب سے فاعلن فعلن بکسر عین ہو جاتا ہی اور قطع کی جہت سے فعلن بسکون
عین اور حذف کی جہت سے فع رہجاتا ہی

بحر متدارک مقطوع - شعر مؤلف کا ہے تمنے بات نہ میری مانی ۔ کس کام
آئی یہ جوانی ۔ سب ارکان مقطوع ہیں یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار تقطیع یہہ ہے

تمنے فعلن بات نہ فعلن میری فعلن مانی فعلن ۔ کس کا فعلن آئی فعلن یہہ نادان
دانی فعلن ۔

بحر متدارک مخبون - شعر ظفر کا ہے مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا ۔ ترا تو بھی
میں دوست یگانہ رہا ۔ تقطیع اسکی یہہ ہے

مرا دش فعلن من اگر فعلن چہ زما فعلن نہ رہا فعلن ۔ ترا تو فعلن بھی میں فعلن دوست یگا
نہ رہا فعلن لیکن اس وزن کے ارکان کو اردو والے اکثر مضاعف کرکے اشعار کہتے ہیں
یعنی ایک شعر میں بجائے آٹھ رکنوں کے سولہ رکن لاتے ہیں چنانچہ یہہ شعر ظفر کا
اسی وزن پر ہے گئے وہ دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے
نہ ادھر کے ہوئے ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
وزن اسکا فعلن بکسر عین معلوم ہوا اور تقطیع یہہ ہے

گئے دو فعلن نو جہا فعلن ن کے کا فعلن م سے ہم فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے
فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے فعلن نہ خدا فعلن ہی ملا فعلن نہ وصا فعلن ل صنم فعلن نہ ادھر
فعلن کے ہوئے فعلن نہ ادھر فعلن ۔ کے ہوئے فعلن اور یہہ شعر ظفر کا ہے نہ تھی حال کی

جب ہمین اپنی خبر ہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر ۔ پڑی رہتی ہے اپنیون پہ جو نظر تو نگاہ مین

کوئی برا نہ رہا ۔ تقطیع اسکی یہہ ہے ۔

نہ تھی حا فعلن لکی جب فعلن ہمین اپ فعلن نی خبر فعلن ہے دیکھ فعلن تی او فعلن رون کی عی فعلن

ب ہنر فعلن پڑی اپ فعلن نی پہ فعلن جو نظر فعلن تو نگا فعلن ہ مین کو فعلن ئی برا فعلن

نہ رہا فعلن ۔

بحر متدارک مقطوع احذ — یہہ وزن بھی مضاعف یعنی دو چند مستعمل ہے مثال شعر

میر کا ۔ الٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا ۔ آخر اس بیماری دل نے

اپنا کام تمام کیا ۔ اسمین سب ارکان مقطوع ہین اور عروض و ضرب احذ وزن یہہ ہے

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع دو بار تقطیع یہہ ہے ۔

الٹی فعلن ہو گئین فعلن سب تد فعلن بیرین فعلن کچھ نہ د فعلن وا نے فعلن کام کِ فعلن

یا فع آخر فعلن اس بی فعلن ماری فعلن دل نے فعلن اپنا فعلن کام تَ فعلن مام کِ فعلن

یا فع اور اس بحر مین عروض و ضرب بوزن فاع بھی آجاتے ہین جیسے اس شعر مین ظفر کے

ہے ۔ میری طرف سب تاک رہے ہین ہین جتنے حریف ۔ ساقی تجھسے ساغر مے

مین آنکھ بچا کر کیونکر لون ۔ تقطیع یہہ ہے ۔

میری ط فعلن رف سب فعلن تاک ر فعلن ہے ہین فعلن محفل فعلن مین ہین فعلن جتنے ح فعلن

ریف فاع ساقی فعلن تجھسے فعلن ساغر فعلن مے مین فعلن آنکھ ب فعلن چا کر فعلن کیونکر

لون فاع اور کبھی حذ حشو مین بھی واقع ہوتا ہے جیسے یہہ شعر ترابی کا ۔ یا دخبار

قدموں سے باغ ہوا تھا خارستان ✤ دم سے ترے اے باد صبا آگ لگی گلشن مین ہے

اسمین تین تین رکنون کے بعد ایک رکن حذ ہی ہو باقی مقطوع او تقطیع یہہ ہی ✤

باغ فعلن خ آن کے فعلن قدموں فعلن سے فع باغ ہ فعلن وا تھا فعلن خارس فعلن تان

العلن دم سے فعلن ترے اے فعلن باد ص فعلن با آگ فعلن لگی گل فعلن شن مین فعلن

ہی بحر فع ✤

بحر متقارب کا بیان

اس بحر کو تقارب بھی کہتے ہین اور یہہ بھی مثمن ہی مروج ہی اور رائرہ دولے اسکے بھی زائد بحو مضاعف کر کے شعر کہتے ہین وزن اصلی اسکا فعولن ہی آٹھہ بار اور زحافات مین سے اسمین تسبیغ اور قصر اور حذف اور قبض اور ثلم واقع ہوتے ہین تسبیغ کی جہت سے عروض و ضرب مین فعولان ہو جاتا ہی اور قصر کی جہت سے فعول بسکون لام اور حذف کی جہت فعو ہوتا ہی جسکے بدلے فعل مستعمل ہی اور قبض کی جہت سے فعول بضم لام ہو جاتا ہی اور ثلم کے باعث عولن رہتا ہی اسکی جگہہ فعلن بولتے ہین

• بحر متقارب مثمن سالم۔ شعر سودا کا ؎ مرے خون ناحق کی دیگی گواہی ✤ شہادت کو بس ہی مری بیگناہی ✤ اسمین سب ارکان سالم ہین وزن اصلی ہی اور تقطیع اسکی یہہ ہی ✤

مرے خو فعولن ن ناحق فعولن کی دیگی فعولن گواہی فعولن شہادت فعولن کو بس ہی فعولن مری بے فعولن گناہی فعولن ✤

• بحر متقارب مثمن مسبّغ۔ شعر سودا کا ؎ گدا دست اہل کرم دیکھتے ہین ✤ ہم اپنا ہی

دم اور قدم دسے لکھتے ہین + عروض و ضرب مسبغ اور باقی ارکان سالم اور تقطیع یہہ ہے +
گداوس فعولن تاہل فعولن کرم دسے فعولان لکھتے ہین + فعولان ہم اپنا فعولن
ہی دم اور فعولن قدم دسے فعولن لکھے ہین فعولان +

بحر متقارب مثمن مقصور - شعر مؤلف کا ❊ غضب کیا کہ ان کا ہی میرا دل +
کر ظاہر ہے دلبر تسے سب کا حال + اسمین عروض ضرب مقصور ہین یہ فعول اور باقی
ارکان سالم وزن یہہ ہے فعولن فعولن فعولن فعول - تقطیع ظاہر ہے +

بحر متقارب مثمن محذوف - شعر مؤلف کا ❊ الٰہی کرو دل کسی سے جدا بلا التجا
عنایت نہو جیسے گر دعا + اسمین عروض و ضرب محذوف ہین اور باقی ارکان سالم وزن
یہہ ہی فعولن فعولن فعولن فعل - تقطیع ظاہر ہے +

بحر متقارب مقبوض اثلم جسمین ایک رکن مقبوض اور ایک اثلم بترتیب آوین یعنی بروزن
فعول فعلن فعول فعلن دو بار جیسے شعر ملک محمد کا ❊ ملک محمد کہت کہانی + کہانکا
راجا کہانکی رانی + تقطیع یہہ ہے +
ملک مم فعول حمد فعلن کہت کہ فعول ہانی فعلن کہانکا فعول راجا فعلن کہانکی فعول
رانی فعلن مگر یہہ وزن ہندی مین بہت مستعمل ہے اور اردو والے اکثر اسکو مضاعف کرکے
شعر کہتے ہین مثال شعر سودا کا ❊ نہین جنہین عقل وہ کرین ہین طلب جس سے کیمیا
کی + جو فہم ہووے تو یہہ اکسیر ہے یہہ مشت غبار اپنا - وزن اسکا فعول فعلن فعول فعلن
ہی چار بار اور تقطیع یہہ ہے +

نہیں ہیچ کہیں عشق ال ملک رہے ہین طلب م ہوس سے کیم یا کی
فعول فعلن فعول فعلن . فعول فعلن فعول فعلن

جو ہم ہوے قبضۂ اکسی رہی یہہ مشت غبار اپنا +
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعولن

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مسبغ جسمین عروض ضرب مسبغ ہین بروزن فعلان اور باقی ارکان مثل سابق مثال ـــ نشہ ہی کسکا شراب کسکی کسیکے مین انتظار مین ہون محبت جوپی ہی مین نے اوسی کے ایک خمار مین ہون + تقطیع یہہ ہی

نشہ ہی کسکا شراب کسکی کسیکے مین ان تظار مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

محم حبت جوپی ہی مین نے اسیکے ایک خمار مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

فائدہ یہہ اوزان جو بحرونکو مضاعف کرکے بنالیتے ہین اور وزن بحر کامل کا عوام مین بحر طویل کے نام سے مشہور ہی اور واقع مین بحر طویل ایک خاص بحر عربی کی ہی جو شعراے عجم کے نزدیک متروک ہی پس طویل بمعنی لغوی یعنی دراز کے البتہ ہوسکتا ہی کہ اوزان اصلی و مروج کی نسبت انکے وزن زیادہ دراز ہوتے ہین +

بحر ہزج کا بیان

اس بحر کا وزن اصلی مفاعیلن ہی آٹھہ بار +

بحر ہزج مثمن سالم ـ شعر دو ن کا ـہ جہان ہین عرصۂ عشرت سے سواد وجیند ہی نظم کا ٭ اگر ہو عید کا اکدن تو عشرہ ہی محرم کا ٭ سب ارکان سالم ہین تقطیع یہہ ہی

جہان ہین عر مفاعیلن صہ عشرت سے مفاعیلن سواد وچین مفاعیلن د ہی نظم کا مفاعیلن اگر ہو عی مفاعیلن د کا اکدن مفاعیلن تو عشرہ ہی مفاعیلن محرم کا مفاعیلن

اور یہہ شعر ناسخ کا ـہ اوسی سے تنگ ہی گل اوسی سے نشہ ہی مل کا ٭ وہی نالہ ہی بلبل کا وہی نغمہ ہی قلقل کا ٭ اسکی تقطیع یہہ ہی ٭

اوسی سے ت مفاعیلن نگ ہی گل کا مفاعیلن اوسی سے نش مفاعیلن ہ ہی مل کا مفاعیلن وہی نالہ مفاعیلن ہی بلبل کا مفاعیلن وہی نغمہ مفاعیلن ہی قلقل کا مفاعیلن

اور زحافات سے جو اس بحر مین اکثر واقع ہوتے ہین تسبیغ اور قصر اور حذف وخرم وکف وشتر وخرب وجب وہتم ہین تسبیغ سے مفاعیلان عروض وضرب مین ہوجاتا ہی اور قبض سے مفاعلن اور قصر سے مفاعیل بسکون لام اور حذف سے مفاعی یعنی فعولن اور خرم سے فاعیلن یعنی مفعولن اور کف سے مفاعیل بضم لام اور شتر یعنی اجتماع خرم اور قبض سے فاعلن اور خرب یعنی اجتماع خرم اور کف سے فاعیل یعنی مفعول اور جب سے مفا یعنی فعل اور ہتم سے مفاع یعنی فعول بسکون لام ہوتا ہی ٭

بحر ہزج مثمن مسبغ ـ شعر سودا کا ـہ اسے تو چہلکیئے جو یہہ قلقل ہی شیشے مین ٭ مے گلرنگ بہی ساقی عجب بلبل ہی شیشے مین ٭ اسمین سب ارکان سالم ہین اور عروض وضرب مسبغ ہین اور تقطیع یہہ ہی ٭

اسے تو یہہ مفاعیلن جہاں کہیے مفاعیلن ہو یہہ قلقل مفاعیلن ہے شیشے مین مفاعیلن
سے گلگون مفاعیلن کہ ہی ساقی مفاعیلن عجب بلبل مفاعیلن ہی شیشے مین مفاعیلن

بحر ہزج مثمن اخرب جسمین ایک جز اخرب ہو ایک سالم ہی ترتیب یہہ وزن مفعول
مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبار مثال شعر سودا کا ع دل مستی نگین ہے لبریز
ہی سودا کا * اس غنچہ مین پہولا ہی گلزار بہت تحفہ * اسکی تقطیع یہہ ہی *

دل مستی مفعول ہی نگین سے مفاعیلن لبریز مفعول ہی سودا کا مفاعیلن
اس غنچہ مفعول مین پہولا ہی مفاعیلن گلزار مفعول بہت تحفہ مفاعیلن *

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور شعر قوت کا ع رونیکو مرے دیکھ
گہٹا جسپہ یہہ گھٹ جاے * فریاد کرون مین تو جگر رعد کا پہٹ جاے * وزن
اسکا مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل ہی دوبار اسمین صدر و ابتدا اخرب ہین اور حشو
مکفوف ہی اور عروض و ضرب مقصور ہین اور تقطیع یہہ ہی *

رونے کو مفعول مرے دیکھ مفاعیل گہٹا جسپہ مفاعیل یہہ گھٹ جاے مفاعیل
فریاد مفعول کرون مین تو مفاعیل جگر رعد مفاعیل کا پہٹ جاے مفاعیل

اور اگر عروض و ضرب محذوف ہوتے ہین تو یہہ وزن فعولن ہوتے ہین جیسے یہہ شعر
مومن کا ع مومن بخدا سحر بیانی کا جبہی تک * ہر ایک کو دعوی ہی کہ ہین کچھہ
نہین کہتا * اسکا وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہی دوبار اور تقطیع اسکی
یہہ ہی *

میں بھی مفعول نہ استعمال ہو مفاعیل یائی کا مفاعیل تھی تک فعولن ہر ایک مفعول کو دعوی ہی مفاعیل کرین کچھہ نہ مفاعیل ہین کہتا فعولن ٭

فائدہ قابلہ یہہ بحر ایسی مشہور و مروج ہو کر اسکے ارکان سالم ہین یا مزاحف سب پر اشعار پاے جاتے ہین اور منجملہ اوسکی شہرت کی ایک یہہ بات ہی کہ وزن رباعی جو ایک خاص وزن پر مستعمل ہی وہ بھی اسی بحر سے ہی اور اوسکے وزن کی دو صورتین ہین ٭

صورت اول مفعول مفاعیل مفاعیلن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرب رہتے ہین اور حشو یا سالم ہوتا ہی یعنی مفاعیلن یا مقبوض یعنی مفاعلن یا مکفوف یعنی مفاعیل یا اخرب یعنی مفعول ہوتا ہی اور عروض و ضرب یا اہتم ہوتے ہین یعنی فعول یا مجبوب یعنی فعل یا اخرم اہتم یعنی فاع یا اخرم مجبوب یعنی فع واقع ہوتے ہین اور یہہ سب ملکر بارہ وزن ہوتے ہین اوسی ایک وزن کے قریب جو اوپر مذکور ہوا اور اونکی تفصیل یہہ ہی ٭

اول	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	دوم	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
سوم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	چہارم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
پنجم	مفعول مفاعیلن مفعولن فع	ششم	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
ہفتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	ہشتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
نہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	دہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

یازدہم	مفعول مفاعلن مفعول فعل	دوازدہم	مفعولُ مفاعیلن مفعول فعول

مثال رباعی کی اس وزن پر سودا کی رباعی سودا ہے دنیا تو بہر سو
کب تک * آوارہ ازین کوچہ بآن کوکب تک * حاصل یہی اس سے نہ کہ تا دنیا ہو
بالفرض ہوا یون بھی تو پہر تو کب تک * وزن اسکا مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
ہی اور تقطیع یہہ ہی *

سودا ہے یہ مفعولُ ہی دنیا تو مفاعیل بہر سو کب مفاعیلن تک فع آوارہ مفعول
ازین کوچہ مفاعیل بآن کوکب مفاعیلن تک فع حاصل یہہ مفعولُ ہی اس سے
مفاعیل کہ تا دنیا مفاعیلن ہو فع بالفرض مفعول ہوا یون بھی مفاعیل تو پہر تو کب
مفاعیلن تک فع چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر کسی مصرعہ مین حشو کے
ارکان مثلاً مقدم و موخر ہوتے یا مفاعیلن کی جگہہ مفاعلن یا مفعولن ہوتا یا ضرب
و عروض مین فاع یا فعْل وغیرہ آجاتا تب بھی کچھہ ہرج نہ تھا *

صورت دوم مفعولن مفعولن مفعولن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرم
رہتے ہین اور حشو یا اخرم رہتا ہی یا اخرب یا مکفوف یا سالم یا اشتر یعنی فاعلن
اور عروض و ضرب مثل صورت اولی کے ہوتے ہین اور یہہ بھی بارہ وزن ہین
ایک دوسرے سے بہت مشابہ جنکی تفصیل یہہ ہی *

۱ مفعولن مفعولن مفعولن فع ۲ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۳ مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعْل ۴ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

۵ مفعولن مفعولُ مفاعیلن فع ۶ مفعولن مفعولُ مفاعیلن فاع
۷ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ۸ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۹ مفعولن مفعولن مفعول فعل ۱۰ مفعولن مفعولن مفعولُ فعول
۱۱ مفعولُ مفعول مفاعیل فعل ۱۲ مفعولن مفعولن مفاعیلُ فعول

مثال اس صورت کے وزن کی رباعی مولف کی رباعی غم کے عالم مین مین پڑا رہتا ہون جو کچھ گذرے اوسے سدا سہتا ہون ✤ اس غم مین یارا نہین جو کوئی مونس ✤ دل ہی دل مین خدا خدا کہتا ہون ✤ وزن اس رباعی کا مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہی اور تیسرے مصرعہ مین عروض فع واقع ہوا ہی تقطیع یہہ ہی ✤

غم کے عا مفعولن لم مین مین فاعلن پڑا رہتا مفاعیلن ہون فاع جو کچھ گذ مفعولن رے اوسے فاعلن سدا سہتا مفاعیلن ہون فاع اس غم مین مفعولن یارا نہین فاعلن جو کوئی مو مفاعیلن نس فع دل ہی دل مفعولن مین خدا فاعلن خدا کہتا مفاعیلن ہون فاع اسکے چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر حشو کے ارکان مین مفاعیل مفعول آجاتے یا عروض و ضرب مین فعل یا فعول ہوتا تب بھی اس وزن مین خرابی نہ تھی بلکہ صورت اول اور دوم کے اوزان بھی آپس مین بہت ملتے جلتے ہین یہانتک کہ جو وزن ہمنے صورت اول مین لکھا ہی اگر اوسکے حشو کے ارکان کے دونون میم ساکن کر و اور اوسکے ماقبل یعنے لام کو میم کے ساتھ ملا کر پڑھو اس طرح کہ مفعولم فاعیلم فاعیلن

فع تو یہی وزن ہوگا کہ مفعول مفعولن مفعولن فع جو بعینہ صورت دوم ہی اسی لیے
اگر رباعی کا ایک شعر مثلاً صورت اول کے کسی وزن پر ہوا اور دوسرا شعر
دوسری صورت کے کسی وزن پر تو فصحا کے نزدیک کچھ نقصان نہیں صورت
اول کے اوزان کو اوزان اخرب کہتے ہیں اور صورت دوم کے اوزان کو
اخرم — اب یہان تین تین رباعیان اوزان صورت اول و دوم کی ایسی لکھی
جاتی ہین کہ جن مین ہر ایک مصرعہ ایک وزن پر اون چوبیس وزنون گذشتہ
سے ہوا اور ہر ایک مصرعہ کے اخیر مین ہندسہ نشان وزن کا لکھ دیا ہی کہ مصرعہ
مذکور اوس صورت کے کون سے وزن پر ہی طالب علم تقطیع کرکے مطابق کر لیے

رباعیات صورت اول یعنی اخرب کے اوزان از عبد العزیز خان عزیز بریلوی

رباعی ہی شبنم حیران کو مجھ سے یہہ حجاب ۱۲ — آنکھون کو کرے چار نہین یہہ تاب ۹
حیرت کو مری غور اگر کرتا ہی ۱ — آئینہ کی آنکھون مین بھر آتا ہی آب ۲

رباعی سرمایۂ غفلت ہی تماشائے جہان — بینا ہی وہ جو نہ وا کرے آنکھ یہان ۹
ہر دیدۂ دیدہ ہی حجاب غفلت ۳ — عارف کو یہہ کھلتا ہی راز پنہان ۵

رباعی ہی اہل سخا سے چرخ و زر سے جنگ ۱۰ — پایا ہی خسیسون نے تاج و اورنگ ۶
غنچہ سے چمن مین یہہ معلوم ہوا ۱۱ — زر جسکی گرہ مین ہو وہی ہی دلتنگ ۴

رباعیات صورت دوم یعنی اخرم کے اوزان پر

رباعی ہین باغ عالم مین کیا کیا گل و خار | لیکن ہے وہی بصیرت درکار ۸
بینائی آنکھون مین نرگس کی ہوا ۱ | گلشن مین تب کرے تماشا یہانکا

رباعی لازم ہے انسانکو ہو سب سے جدا ۱۱ | ہوتا ہے مشہور رہے جو تنہا ۵
وحدت سے ہے فرد خورشید فلک | شہرت عزلت مین ہے مثال عنقا

رباعی دنیا مین ہنسی سے بشر کون بچا ۱۲ | لیکن ہے دیوانہ اگر ہو بیباک ۶
دیکھو تو گلشن مین گل نے یہہ کیا ۹ | ہنستے ہنستے دامن کر ڈالا چاک ۲

اب جاننا چاہیے کہ یہہ بحر مسدس بھی بہت مستعمل ہے مگر مسدس سالم بہ نسبت معمول نہین مزاحف بہت مروج ہے ؛

بحر ہزج مسدس مقصور جسمین عروض و ضرب مقصور ہین اور باقی ارکان سالم بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل شعر سودا کا ؎ کیا غارت انھین ایسا ہی اکبار نچھوڑا ایک کی تسبیح مین تار ؛ تقطیع یہہ ہے ؛

کیا غارت مفاعیلن انھین ایسا مفاعیلن ہی اک بار مفاعیل نچھوڑا ایک کی تسبی مفاعیلن ح مین تار مفاعیل اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو ہزج مسدس محذوف ہوگی جیسے یہہ شعر سودا کا ؎ یہہ دعوی گو کوئی شاعر تمامے نے ؛ ولیکن جو سخندان ہو سو جانے ؛ اسکی ترکیب و تقطیع مین

پہلے شعر سے صرف اتنا فرق ہی کہ اسکے عروض و ضرب محذوف ہیں بروزن فعولن ہین اور دوسرے کے بروزن مفاعیل سمجھے ✦

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف ــ شعر مومن کا ــ مومن ہو زبان ارض احوال ✦ ہین سنے تجھے بجز جتایا ✦ وزن اول مصرعہ کا مفعول مفاعلن مفاعیل ہی اور دوسرے کا مفعول مفاعلن فعولن اور اسمین ابتدا اخرب اور حشو مقبوض اور عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور تقطیع یہہ ہی ✦

مومن ہی مفعول ٗ زبان ہو مفاعلن عض احوال مفاعیل ہین سنے ت مفعول بھی بجز مفاعلن جتایا فعولن ✦

بحر ہزج مسدس اخرم اہتم ــ جسمین صدر و ابتدا و حشو اخرم ہین اور عروض و ضرب اخرم اہتم ــ مثال شعر یہہ کا ضبط کرون مین کبتک آہ ✦ چل ای خامہ بسم اللہ ✦ اسکا وزن یہہ ہی مفعولن مفعولن فاع اور تقطیع یہہ ہی ✦

ضبط کرون مفعولن مین کبتک مفعولن آہ فاع

چل ای خا مفعولن مہ بسم ال مفعولن لاہ فاع

بحر خفیف کا بیان

یہہ بحر مسدس مستعمل ہی وزن اصلی یہہ ہی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن اسکے ارکان سالم بے شعر نہین پائے جاتے اور زحافات سے اسمین خبن اور قصر اور حذف آتے ہین خبن سے فاعلاتن فعلاتن ہوتا ہی اور مستفعلن مفاعلن جیسا کہ

پہلے مذکور ہوا اور قصر فاعلاتن کو فاعلات کر دیتا ہی اور حذف اوسکو فاعلن بنا دیتا ہی +

بحر خفیف مخبون مقصور بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلات جسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون اور عروض و ضرب مخبون مقصور جیسے شعر غالب کا ہے

ہان مہ نو سنین ہم اوسکا نام + جسکو تو جھک کے کر رہا ہی سلام + تقطیع یہہ ہی +

ہان مہ نو فاعلاتن سنین ہم اوس مفاعلن کا نام فعلات

جسکو تو جھک فاعلاتن کے کر رہا مفاعلن ہی سلام فعلات

اور یہہ شعر ذوق کا ہے وقت پیری شباب کی باتین + ایسی ہین جیسے خواب کی باتین + تقطیع یہہ ہی +

وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلات

ایسی ہین جی فاعلاتن سے خواب کی مفاعلن باتین فعلات

اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو فعلات کی جگہ فعلن ہوگا جیسا اس شعر مین میر آتش کے ہے جس سے روشن ہین دل کے کاشانے + ہم اوسی شمع کے ہین پروانے + تقطیع یہہ ہی +

جس سے روشن فاعلاتن ہین دل کے کا مفاعلن شانے فعلن

ہم اوسی شم فاعلاتن ع کے ہین پر مفاعلن وانے فعلن

اور یہہ شعر رند کا ہے دیکھون طالع کی اب رسائی کو + میری بگڑی کو کیا بناتا ہی + تقطیع یہہ ہی +

دیکھوں طالع فاعلاتن کی اب سا فاعلن نی کو فعلن
میری بگڑی فاعلاتن کو گیا بنا مفاعلن تا ہی فعلن

بحر سریع کا بیان

یہہ بحر بھی مسدس ہی آتی ہی اور سالم متروک ہی وزن اصلی اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی اور زحافات میں سے اسمین خبن اور طی اور وقف اور کشف واقع ہوتے ہین خبن کی جہت سے مستفعلن مفتعلن ہو جاتا ہی اور مفعولات میں طی ہونے سے واو دور ہو جاتی ہی اور وقف کی جہت سے ت ساکن ہو جاتی ہی تو مفعلات ہوتا ہی اسکی جگہ فاعلات سے کہتے ہین اور اگر کشف اور طی واقع ہوں تو فاعلن رہتا ہی +

بحر سریع مخبون مطوی و موقوف۔ شعر سودا کا ؎ صدر کے با زار مین تھا اک دنگ + عار اطبا و طبابت کا ننگ + وزن اسکا ہی مفتعلن مفتعلن فاعلات دو بار۔ تقطیع یہہ ہی +

صدر کے با مفتعلن زار مین تھا مفتعلن اک دینگ فاعلات
عار اطب مفتعلن با و طبا مفتعلن بت کا ننگ فاعلات

اسمین صدر و ابتدا و حشو مخبون ہین اور عروض و ضرب مطوی و موقوف +

بحر سریع مخبون مطوی و مکشوف ؎ دل مین ترے جو کوئی گھر کر گیا + سخت مہم تھی کہ بسر کر گیا + وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن ہی دو بار اور تقطیع یہہ ہی +

دل مین ترے مفتعلن جو کوئی گھر مفتعلن کر گیا فاعلن
سخت مہم مفتعلن تھی کہ بخیر مفتعلن کر گیا فاعلن

اِسمین عروض و ضرب مطوی و مکشوف ہین اور باقی اجزا مخبون ✣

بحر مجتث کا بیان

یہہ بحر بھی سالم مروج نہین اِسکے مثمن کا وزن اصلی مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی و بالاور زحافات مین سے اسمین خبن اور قصر اور حذف آتے ہین جب اسکے سب ارکان مین خبن واقع ہوتا ہی تو اسکا وزن یہہ ہوتا ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن اسپر بھی اشعار کم پائے جاتے ہین مگر عروض و ضرب مقصور یا محذوف بہت آتے ہین ✣

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور — شعر رند کا ✣ فریب دانہ نکھاتا مین زینہارے رند ✣ نکرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد ✣ وزن اسکا مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات ہی اور تقطیع یہہ ہی ✣

فریب دا مفاعلن نہ نکھاتا فعلاتن مین زینہا مفاعلن رہی رند فعلات نکرتا دا مفاعلن م اگر خا فعلاتن ک مین نہان مفاعلن صیاد فعلات عروض و ضرب مقصور ہین اور باقی ارکان مخبون اور یہہ شعر گویا کا ✣ وہ مست ہون کہ مری خاک کا ہی موسے خمیر ✣ پلایا ہی مجھے طفلی مین خشت رز نے شیر ✣ تقطیع اسکی یہہ ہی ✣

وہ مست ہون مفاعلن کہ مری خاک فعلاتن کا ہی مے مفاعلن سے خمیر فعلات

پلایا ہی مفاعلن مجھے طفلی فعلاتن مین وخت رز مفاعلن نے شیر فعلات

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف ـ شعر ذوق کا ـ عجب نہین ہی مری سوز شمع

بینی سے ـ کہ تا شمع ہو ہر ایک تار مو میرا ـ اسکا وزن مفاعلن فعلاتن

مفاعلن فعلن ہی جسمین عروض و ضرب محذوف ہین اور باقی ارکان مخبون اور

تقطیع اسکی یہہ ہی ؀

عجب نہین مفاعلن ہی مری سو فعلاتن زِ شمع در و مفاعلن نی سے فعلن کہ تار شمع

مفاعلن ہو ہر ایک فعلاتن تار مو مفاعلن میرا فعلن اور یہہ شعر ظفر کا ؀

ہم اوسکی بات کے قائل ہین ای ظفر جسنے ؀ بھلا کہا جسے منہ سے اوسے

برا نہ کہا ؀ تقطیع یہہ ہی ؀

ہم اوسکی با مفاعلن ت کے قائل فعلاتن ہین ای ظفر مفاعلن جسنے فعلن

بھلا کہا مفاعلن جسے منہ سے فعلاتن اوسے برا مفاعلن نہ کہا فعلن

بحر مضارع کا بیان

اس بحر کا اصلی وزن مثمن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن ہی دو بار ارکان

سالم پر شعر نہین کہتے اور زحافات سے جو اسمین واقع ہوتے ہین وہی ارکان

جو مفاعیلن اور فاعلاتن ہین جدا جدا مذکور ہوتے ہیں ؀

بحر مضارع مثمن اخرب ـ جسمین ایک جزو اخرب ہی یعنی مفعول اور دوسرا

سالم بترتیب بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن دو بار جیسے شعر عشرت کا
ع آتا ہی صبح اٹھکر تیری برابری کو + کیا دن لگے ہین دیکھو خورشید خاوری
کو + تقطیع اسکی یہہ ہی +

آتا ہی مفعول صبح اٹھکر فاعلاتن تیری بہ مفعول رابری کو فاعلاتن کیا دن
ل مفعول لگے ہین دیکھو فاعلاتن خورشید مفعول خاوری کو فاعلاتن او
یہہ شعر بھوا کا ع جوہر نہووے جسمین جوہر شناس کب ہی + جو صاحب ہنر ہو
وہ ہی ہنر کو پیکھے + تقطیع یہہ ہی +

جوہر نہ مفعول ہووے جسمین فاعلاتن جوہر شن مفعول ناس کب ہی فاعلاتن
جو صاح مفعول ب ہنر ہو فاعلاتن وہ ہی وہ مفعول نر کو پرکھے فاعلاتن +

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ جسمین عروض و ضرب مسبغ ہون بروزن
فاعلیان اور باقی ارکان مثل سابق۔ شعر مولف ع ہاتھون سے چھٹ گیا
ہی کیسے سخی کا دامان + جو مثل تار زر ہی ٹکڑے ہر اک گریبان + تقطیع یہہ ہی +

ہاتھون سے مفعول چھٹ گیا ہی فاعلاتن کیسے س مفعول خی کا دامان
فاعلیان جو مثل مفعول تار زر ہی فاعلاتن ٹکڑے ہ مفعول ر اک گریبان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات شعر مومن کا
ع گلشن مین لا امین ہی کہو بلبلین چلے داغ + اپنے تو دلنشین نہین کچھ بھی سوا داغ +
اس مثال مین صدر ابتدا اخرب ہی اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب مقصور تقطیع یہہ ہی +

کلفت سین ہین مفعول لا زمین ہون فاعلات کہ ہو دلین مفاعیل جلسے داغ فاعلات
اسپنے تو مفعول دلنشین نہ فاعلات ہین کچھ بھی س مفاعیل ولسے داغ فاعلات

اور یہہ شعر قبول کا ❁ اندھیر اب جہان مین ہی کہ عجز اب قبول ✤ وسے دلفی
لگی جو کرتے تھے اہل ہنر گھمنڈ ✤ تقطیع یہہ ہی ✤

اندھیر مفعول اب جہان ہین فاعلات ہی کہ عجز مفاعیل اب قبول فاعلات
وسے ون لگ مفعول سے جو کرتے فاعلات ستھے اہل ہ مفاعیل گھمنڈ فاعلات

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف ــ شعر تنہا کا ❁ جیمین ہی اوسکی
کاکل پرخم کو دیکھیئے ✤ اس آرزو کو دیکھیئے اور ہمکو دیکھیئے ✤ اسمین عروض
و ضرب محذوف ہین بروزن فاعلن اور باقی ارکان بدستور سابق تقطیع یہہ ہی ✤

جیمین ہی مفعول اوسکے کاک فاعلات ل پرخمکو مفاعیل دیکھیئے فاعلن
اس آر مفعول زو کو دیکھہ فاعلات سئے اور ہمکو مفاعیل دیکھیئے فاعلن

اس بحر کا مسدس متروک ہی ✤

بحر منسرح کا بیان

اس بحر کا بھی مسدس مروج نہین اور مثمن سالم کا اصلی وزن یہہ ہی مستفعلن
مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار اور ارکان سالم پر بھی شعر نہین کہا جاتا زحافات
مین سے اس مین خبن اور طی اور وقف اور کشف مستعمل ہین اور ان سبکا بیان
پہلے ہو چکا ہی ✤

بحر منسرح مثمن مخبون مطوی موقوف — شعر سودا کا ~ سننے سمجھنے کو بات
حق نے دیے گوش و ہوش + حق بطرف جسکے ہو آج نہ ہیو خموش + وزن
انکا مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات ہی دو بار جسمین صدر و ابتدا اور حشو کا رکن
دوم مخبون اور حشو کا اول رکن مصرعہ اولی مین مطوی اور دوسرے مین مطوی
و مکشوف اور عروض و ضرب مطوی و موقوف ہین تقطیع یہہ ہی +

سننے سمجھہ مفتعلن نیکو بات فاعلات حق نے دیے مفتعلن گوش و ہوش
فاعلات حق بطرف مفتعلن جسکے ہو فاعلن آج نہ رہ مفتعلن یو خموش فاعلا
اور شعر آئندہ مین دونون مصرعون کا رکن اول حشو مطوی و مکشوف ہی ~
مرد کو سچ بولنا جزو ہی ایمان کا + جھوٹ کرے ہی بہم دین مسلمان کا + وزن
اسکا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ہی دو بار اور تقطیع یہہ ہی +

مرد کو سچ مفتعلن بولنا فاعلن جزو ہی ای مفتعلن مانکا فاعلن
جھوٹ کرے مفتعلن ہی بہم فاعلن دین مسل مفتعلن مانکا فاعلن

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ
مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہین چنانچہ اکثر غزل و قصیدہ وغیرہ کے
اشعار مین عروض مقصور ہو تو ضرب محذوف ہوتی ہی اور اسکا عکس بھی ہوتا ہی مثلاً
اس شعر مین سودا کے ~ زبان شکوہ سو اب زمانہ مین ہیہات + کوئی کسی
سے بہم گیر آشنا بھی ہی + عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اسیطرح

اگر عروض و ضرب مین سے ایک مسبغ ہو اور ایک سالم جیسا اس شعر مین
گوہا کے سے ہو مغرور گر زیر نگین یہہ ہفت کشور ہون + سلیمان سے
یہان اک دم مین لیلیے دیو خاتم کو + اسمین عروض مسبغ ہی اور ضرب سالم
یا ایک رکن ایک مصرعہ کا مطوی ہو اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن مطوی
و مکشوف ہو تب بھی کچھہ حرج نہین جیسا کہ بحر منسرح کی مثال اول مین رکن اول حشو کا
ابھی گذرا ہی یا یہہ کہ صدر اور ابتدا مین سے ایک سالم ہو اور دوسرا مخبون تب بھی
کچھہ مضایقہ نہین جیسے اس شعر مین ظفر کے سے شفق صبح سے ہی غرق بخون
چرخ ظفر + تیر ایسا تہی آہ سحری سے نے مارا + صدر مخبون ہی بروزن فعلاتن اور
ابتدا سالم ہی بروزن فاعلاتن اور بعض صورتین ایسی ہین کہ ان مین حرکت مقابل
سکون کے پڑجاتی ہی اور سکون مقابل حرکت کے واقع ہوتا ہی
جیسا کہ تقطیع اشعار مین چند جا ہوا ہی پس اسقدر تفاوت مخل فصاحت نہین +

فائدہ ان بحرون گذشتہ مین سے ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث
اور خفیف اور متقارب پر شعر زیادہ کہے جاتے ہین بنسبت باقیماندہ بحرون کے
اور خفیف اور متقارب اور مسدس بحرون پر مثنویان زیادہ کہتے ہین بہ نسبت
غزلون وغیرہ کے +

فائدہ شعرائے متاخرین نے ایک وزن نیا ایجاد کیا ہی اوسکو مستزاد
یعنی زیادہ کیا ہوا کہتے ہین اوسکی صورت یہہ ہی کہ ارکان اصلی بحر پر ایک

رکن خواہ دو رکن زیادہ کیے جاوین اور اس زیادہ کرنیکے دو طریق ہین
ایک تو یہہ کہ رکن مستزاد جدا نکیا جاوے داخل وزن اصلی کر دیا جاوے جیسے
اس شعر مین ظفر کے ؎ ہو کے خاک اپنا مٹا دینا جسے منظور ہو وہ خاکسار
خاک رہ ہو خاک یا ہو یہہ بھی ہوا ور وہ بھی ہوا ور کچھہ نہو ـ یہہ وزن بحر رمل
مقصور یا محذوف کا ہی مگر ایک بار فاعلاتن ہر مصرعہ مین زائد ہی تو ارکان شعر
کے آٹھہ کی جگہہ دس ہین ـ وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلات یا فاعلن ؛

دوسرا طریق یہہ ہی کہ کلمہ مستزاد ہر مصرعہ سے جدا ہو جیسے اس شعر مین ظفر کے
؎ غم دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین غم فرقت کے سوا ؛ اور اگر ہو تو
کوئی قابل اظہار نہین چپکے رہنا ہی بھلا ؛ وزن شعر کا رمل مثمن مخبون مقصور
ہی یعنی فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات اور دونون مصرعون پر دو دو رکن زائد ہین
اور ان زائد رکنون کا وہی وزن ہی جو ان سے پہلے کے دو رکنون کا ہی
یعنی فعلاتن فعلن ؛

باب دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے
مصرعون کے آخر مین مکرر ہون اونکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ

الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور واو سکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلانیگا غرض کہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنیً دونون جیسے گذرا یا فقط معنیً مختلف ہون جیسے کان کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک جگہ بمعنی عضو معین اور دوسری جگہہ بمعنی کھان ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے ہر دو ہر د کا مثلاً قافیہ کرین دوسری شرط یہہ ہی کہ مکرر ہونے والے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہہ دونون شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہینگے بلکہ ردیف بولینگے جیسے اس شعر مین ناسخ کے ؎ خاک ہی او سخت جان اک دن ترا تن خاک مین ۔ خاک ہو جاتا ہی آخر دب کے آہن خاک مین ۔ کہ خاک مین متحد اللفظ والمعنی بھی ہی اور مستقل بھی اسلئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعراے عجم کے اشعار مین ہوتی ہی ۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستقل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو اون مین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہی اور کچھہ باقی مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اوسکے ساتھہ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہی اوسکو روی کہتے ہین جیسے کہ اس شعر مین

سوداکے سے علم ظنی ہی طبابت تو یہہ سُن کہہ ہمدم ✦ متفق اسپہ اطبا ہے جہان ہین باہم ✦ حرف میم لفظ ہمدم اور باہم مین رَوِی ہی بدون رَوِی کے قافیہ نہین ہو سکتا یہہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا رِدف بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو رَوِی سے پہلے بدون فاصلہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی اونکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور نیش و پیش کی ی اور گور و شور کی واو اسطرحکی ردف کو جو متصل رَوِی کے آوے ردف اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ناسخ کے سے دور و زائیک صنع بہ تنگ جہان نہین ✦ وہ کونسا چمن ہی کہ جسکو خزان نہین ✦ لفظ نہین دونون مصرعون مین ردیف ہی اور جہان اور خزان مین ن رَوِی اور الف ردف اصلی ہی اور اگر رَوِی اور حرف مدہ یعنی ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اوس ساکن کو ردف زائد کہینگے اور حرف مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین سودا کے سے مال صندوق مین رہے کس بھانت ✦ تن کے لتون پہ چور کا ہی دانت ✦ ت رَوِی اور ن ردف زائد اور الف ردف اصلی — اور ردف خواہ زائد ہو خواہ اصلی اسکا قافیہ مکرر لانا ضرور ہی مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہی تو جائز نہوگا اسی طرح اگر دوست کا قافیہ کوفت لاوین جس مین ردف زائد مختلف ہی تو یہہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ واو

یا یاے معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ یہی دونون حرف مجہول ہون مثلاً
قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھہ کیا جاوے تو
اچھا نہین اگرچہ متاخرین اسکو بھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید
ہے یعنی وہ ساکن جو سواے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو
حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکے ما قبل کی حرکت اوسکے مطابق نہو جیسے غور
اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور جبر مین ر اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف
ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا
حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنی وہ الف کہ اوسمین اور روی مین ایک حرف
متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل
کہتے ہین اور یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اوسکا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین
مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھہ درست ہے حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس
نہ دار دہی اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل ایک مین ص ہے
دوسرے مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہہ وہ حرف غیر مستقل
ہے جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہاے نسبت یا یاے مصدری یا علامت
اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ترا بسکہ رہتے ہو سدا
نقاب ڈالے ÷ ہو تم ہی بڑے حجاب والے ÷ اس شعر مین ل ڈالے اور
والے کا روی ہے اور حرف ی علامت مضارع اور جمع کلمہ غیر مستقل وصل ہے سیا توان

حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے

ع ہم ہون اور سایہ ترے کوچہ کی دیوار و نکا + کام جنت مین ہی کیا ہمسے گنہگار و نکا

اس شعر مین ر روی ہی اور ون علامت جمع وصل ہی اور ر کا علامت اضافت خروج

ہی اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیسا کہ مثالون سے

معلوم ہوا +

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین

اول رس بفتحہ رائے مہملہ و سین مہملہ کہ فتحہ ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین

دوم اشباع بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین تیسرے

حذو بفتحہ حائے حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اسکا

اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھہ قافیہ نہین کر سکتے چوتھی

توجیہ روی ساکن کے ماقبل کی حرکت کا نام ہی اور یہہ بھی یکسان ہونی چاہیئے

اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صاحب کے ساتھہ قافیہ نہین کر سکتے

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھہ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ما

روی یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہی جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین

مثلاً کہ اس صورت مین ت روی ہی اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت

ماقبل قید کا درست ہوا پانچوین مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف

بھی درست نہین چھٹے نفاذ حرف وصل کی حرکت کا نام ہی اور یہہ بھی یکسان
ہی رہتی ہی

عیوب قافیہ

معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقواء وہ یہہ ہی کہ
روی یا قید سے ماقبل کی حرکت مختلف ہوجاوے مثلاً دَر اور دُر کا قافیہ ہوجاوے
بنت اور سست کا قافیہ آجاوے دوم اکفا وہ یہہ ہی کہ حرف روی ایسے
حرف سے بدل جاوے جو اوسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی
کا روی مین واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھہ ہوجاوے یا حرف ر
ڑاے ہندی کے ساتھہ قافیہ مین جمع ہوجاوے مثلاً اسکار اور پہاڑ کو قافیہ
کیا جاوے تیسرا اسناد وہ یہہ ہی کہ ردف کو مختلف لاوین جیسے زمین کا قافیہ
زمان لاوین چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین اوسکی دو قسمین ہین
ایک جلی یعنی ظاہر وہ یہہ ہی کہ روی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت اصل
ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونیکے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو
مثلاً روی ٹھہراوین اور چلنا کو دنیا کے ساتھہ ہم قافیہ کرین یا جاوے اور سووے
کو قافیہ کرین تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنی پوشیدہ ایطا یہہ ہی
کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی
آب موجود ہی مگر وہ گل کے ساتھہ ایسا متحد ہوگیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم

معلوم ہوتا ہی پس اس طرح کا مکرر ہونا درست ہی تھیر قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور
ایک بنایا ہوا ۔ اصلی وہ ہی جو لفظ مین خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے
جیسے اکثر اشعار کے قافیے ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمہ کو دوسرے
لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنیکی بہچاوے جیسے اس شعر مین
ظفر کے ؎ کسی کو ہمنے یان اپنا بنایا ۔ جسے پایا اوسے بیگانہ پایا ۔ کہ قافیہ
بیگانہ کا لفظ اپنا نہین ہوسکتا مگر جب اوسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو اوسمین
قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہوگئی ۔

اب قافیہ باعتبار حرکات وسکون کے چار قسم پر ہی اوّل یہہ ہی کہ قافیہ مین دو
ساکن متصل ہون اوسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اس شعر مین سودا کے ؎
برجِ حمل مین بیٹھکے خاور کا تاجدار ۔ کھینچے ہی اب خزان پہ صفِ لشکرِ بہار ۔ کہ لفظ
دار اور بہار جو قافیہ کے کلمات ہین دونون مین دو دو ساکن ہین دوسرے یہہ کہ
آخر مین ایک ساکن ہو اور اوسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اوس متحرک کے پہلے
بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے
شعر مین ذوق کے ؎ شب کو مین اپنے سر بستر خوابِ راحت ۔ نشہ علم مین سرشار
غرور و نخوت ۔ لفظ راحت اور نخوت جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین
متحرک وساکن ترتیب دوبار آئے ہین تیسرے یہہ کہ ساکن آخر مین یعنی روی
سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین جیسے اس

شعر مین حسن کے ؎ کرون پہلے توحید یزدان رقم ÷ جھکا جسکے سجدہ
مین اول قلم ÷ کہ م روی سے پہلے دو ذو متحرک ہین چوتھی یہہ کہ روی سے
پہلے تین متحرک ہون اوسکو **متراکب** کہتے ہین جیسے اس شعر مین شہیدی کے ؎
ہو رقم کس قلم شوق سے ای غنچہ دہن ÷ اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من
کہ حرف روی ن سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین ÷
فائدہ حرف روی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین تھی تو ایسی روی کو
مقید کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اوسکو **مطلق** کہتے ہین جیسے اس شعر مین
ذوق کے ؎ گذری عمر ہی رہین ہم آشنائی مین [illegible] کہ جیسے جا بسے کوئی
کشتی دخانی مین ÷ یہان حرف ن جو روی ہے اوسپر حرکت کسرہ کی لکھا ہے روی
مطلق ہے ÷